السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، توبوقت نکاح اس سے شرط کی گئی کہ وہ اس پر کسی اور عورت سے نکاح نہیں کرے گا نہ اسے اس کے گھر سے کہیں اور لے جائے گا۔ اوراس عورت کی ایک بیٹی بھی تھی، اس کے متعلق شرط کی گئی ہے کہ یہ اپنی ماں کے پاس رہے گی۔ تواس نے یہ سب باتیں قبول کرلیں۔ توکیا اسے ان شرطوں کا پورا کرنا لازم ہے؟ اوراگر وہ ان میں سے کسی شرط کے خلاف کرے توکیا بیوی کو فسخ کا حق حاصل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں، اس طرح کی شرطیں امام احمد، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے ہاں معتبر ہیں۔ مثلاً حضرت عمر بن خطاب، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، قاضی شریح، اوزاعی اورامام مالک کے نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ اس پر کسی اور عورت سے شادی کرلے یا لونڈی لے آئے تو عورت کا معاملہ اس کے اپنے ہاتھ ہوگا۔ یہ شرط صحیح ہے اوراس کی خلاف ورزی پر وہ علیحدگی کا اختیار رکھتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ أَحَقَّ الشُّروطِ أَن یُوفَی بِہِ مَا استَحلَلتُم بِہِ الفُرُوجَ

سب سے بڑھ کر پوری کیے جانے کے لائق وہ شرطیں ہیں جن کے ذریعے سے تم عصمتیں حلال کرتے ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المھر عند عقد النکاح، حدیث: 2572 وصحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الوفاء بالشروط فی النکاح، حدیث: 1418 وسنن الدارمی: 191/2، حدیث: 2203۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے:

مقاطِعُ الحُقُوقِ عندَ الشُّروطِ

''حقوق شرطوں کے مطابق ہی پورے ہوتے ہیں، ورنہ ٹوٹ جاتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شرطوں کو سب سے زیادہ لائق وفا قرار دیا ہے جن کے ذریعے سے آدمی کسی عورت کی عصمت کو اپنے لیے حلال بناتا ہے۔ اس مسئلہ میں یہی نص ہے۔ ویسے اجماعی طور پر نکاح میں حق مہر اور کلام (ایجاب وقبول) کے علاوہ اور کوئی شرط لازم نہیں ہے، بنیادی شرطیں یہی ہیں۔

اور یہ شرط کیا جانا کہ عورت کا بچہ اس کے پاس رہے گا اوراس کا خرچ شوہر کے ذمے ہوگا تو یہ گویا حق مہر میں اضافہ ہے۔ اور حق مہر میں ایک طرح سے جہالت (عدم معلومات) کا احتمال ہو سکتا ہے، جیسے کہ امام احمد رحمہ اللہ کے مذہب میں بصراحت موجود ہے۔ علاوہ ازیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اورامام مالک رحمہ اللہ کے مذہب میں بھی ایسے ہی ہے۔ جبکہ مبیع کی قیمت اور مزدور کی مزدوری میں جہالت صحیح نہیں۔ اوروہ جہالت (عدم معلومات) جو حق مہر میں جہالت کے مشابہ ہو وہ بالاولیٰ جائز ہوگی۔ مثلاً جیسے کہ مذہب امام احمد میں ہے کہ اگر کوئی مزدور اس شرط پر رکھا گیا ہو کہ اسے روٹی اور کپڑا دیا جائے گا تو اس شرط میں اعتبار عرف پر ہوگا۔ لہٰذا بچے کے خرچ کا شرط کا مسئلہ بھی عرف ہی سے طے کیا جائے گا۔

اور شوہر اگر یہ شرطیں پوری نہ کرے، اور کسی اور عورت سے شادی کرلے یا لونڈی لے آئے تو عورت کو اپنا نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن آیا وہ عورت خود فسخ کرلے یا قاضی فسخ کرے، اس میں اختلاف ہے۔ کیونکہ یہ اختیار ایک اجتہادی اختیار ہے، جیسے کہ شوہر کے نامرد ہونے یا اس میں کوئی اور عیب ہو تو عورت کو اختیار ہوتا ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔

ان کے ثبوت میں کسی اجتہاد کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ ان کی وجہ سے نکاح کے فسخ ہونے میں اختلاف ہے، جیسے کہ آزاد ہونے والی لونڈی کے اختیار کا مسئلہ ہے۔ جو لوگ اس کے ثبوت کے قائل ہیں توان کے نزدیک قاضی کے فیصلے سے پہلے ہی فسخ ہوجائے گا۔

اوراس مسئلے میں اصل بات قابل توجہ بات یہ ہے کہ اگر یہ فسخ قاضی کے فیصلے پر موقوف نہ ہو تو قوی تر یہ ہے کہ اس فسخ میں اختلاف ہے جیسے کہ عنین ہونا قاضی کے فیصلے کا محتاج نہیں ہے لیکن معاملہ اگر قاضی کی طرف چلا جائے، تو چاہے وہ جو فیصلہ دے اوراگر وہ اسے باطل کرنا چاہے تو باطل کرسکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا